عدو شود سببِ خیر گر خدا خواہد

قرآن کریم میں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَعَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

ترجمہ: اور کیا عجب کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور کیا عجب کہ تم کسی چیز کو پسند کرتے ہو اور وہ تمہارے حق میں (باعث) خرابی ہو اور علم تو اللہ ہی رکھتا ہے اور تم علم نہیں رکھتے۔ (البقرہ : ۲۱۶)

عالم الغیب تو اللہ تبارک و تعالیٰ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس نے انسان کو بے پناہ علم و صلاحیت سے نوازا ہے تاہم مستقبل ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں صحیح علم اللہ تبارک و تعالیٰ کو ہی ہے۔ پاکستان اس وقت بیرونی اور اندرونی ہر دو اعتبار سے دشوار ترین مراحل سے گزر رہا ہے۔ پاکستان کا شمال مغربی علاقہ جارحیت کے لیے تیار ہے اور مشرق میں بھارتی افواج کثیر تعداد میں سرحدوں پر کھڑی ہیں اس بات کی بڑی کوشش کی گئی کہ انتخابات کے عمل کو اندرونی اختلافات اور دہشت گردی کے ذریعے سبوتاژ کر دیا جائے لیکن اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ صدر پاکستان افواج پاکستان اور پاکستان کے دانش مند سیاستدانوں کی کوششوں سے یہ عمل آزادانہ منصفانہ اور غیر جانبدارانہ طور پر تکمیل پذیر ہو گیا۔ لیکن خلیج کے بحران کے باعث قیمتوں میں اضافہ اور مہنگائی میں شدت لازمی ہے اس صورتِ حال میں امریکی امداد کی بندش کے بارے میں خیال

کیا جاتا ہے کہ پاکستان کی معیشت پر بہت بڑا دباؤ پڑے گا کیونکہ تیل کی قیمتیں بڑھیں گی اور تیل کی قیمتوں کا اضافہ تمام اشیائے ضرورت پر اثر انداز ہوگا۔ امریکہ کا یہ اقدام کوئی نیا اقدام نہیں ہے ہر ایسے موقع پر جب کہ پاکستان مشکلات میں گرفتار ہوتا ہے امریکہ اسی طرح کے اقدامات کرتا آیا ہے تا وقتیکہ اس کا اپنا کوئی مفاد نہیں ہوتا۔ مثلاً ۱۹۶۵ء میں بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو امریکہ نے فوراً پاکستان کی امداد بند کر دی اسی طرح ۱۹۸۰ء کی دھائی میں بھی امریکہ نے پاکستان کی امداد بند کر دی تھی۔ مختلف دانشور ماہرین اقتصادیات اکابرین سیاست مختلف قسم کی تعبیرات پیش کر رہے ہیں جن سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے صرف ایک مصرعہ میں سب کچھ کہہ دیا

فرنگ کی رگِ جاں پنجۂ یہود میں ہے

اور یہ بات ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ یہودی لابی نہ نظر آتے ہوئے بھی امریکہ کی سیاسیات معاشیات ذرائع ابلاغ اور اعلیٰ سرکاری عہدوں پر قابض ہے۔ اس لابی کا سب سے اہم کام اسرائیل کو مضبوط بنانا عربوں کو کمزور کرنا اور سب سے زیادہ پاکستان کی مشکلات میں اضافہ کرنا ہے کیونکہ اسرائیل عربوں سے زیادہ پاکستان کا دشمن ہے۔ اسکی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں:

۱۔ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اور اس کا بنیادی نظریہ اسلام اور تصورِ ملتِ واحدہ ہے۔

۲۔ مین پاور اور ٹیکنالوجی کے اعتبار سے عالم اسلام کے تمام ممالک میں پاکستان کو کافی حد تک برتری حاصل ہے۔

۳۔ چونکہ پاکستان ہر وقت بھارتی جارحیت اور کمیونزم کی یلغار میں گھرا رہتا ہے اس لیے حربی جذبہ اس قوم میں بیدار ہے اور روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔

۴۔ اسلامی ممالک میں پاکستان وہ واحد ملک ہے جو ایٹمی صلاحیت حاصل کرنے کی اہلیت رکھتا ہے اور اسرائیل کو یہ اندیشہ ہے کہ پاکستان کہیں ایٹمی ٹیکنالوجی اسلامی ممالک کو برآمد نہ کر دے اور وہ اس کے ذریعے اسرائیل کے پنجے نہ مروڑ دیں۔

لہذا باوجود اس کے کہ پاکستان بار بار یہ اعلان کر رہا ہے کہ ہمارا ایٹمی پروگرام پرامن مقاصد کے لیے ہے امریکہ کو یقین ہی نہیں آرہا جبکہ بھارت ایٹمی دھماکہ تک کر چکا ہے مگر اس کی مدارات جاری ہے۔

مندرجہ بالا چار نکات کو پیش نظر رکھ کر امریکی حکام پاکستان کے بارے میں فیصلے کرتے ہیں۔

چونکہ پاکستان کا بنیادی نظریہ اسلام اور ملتِ واحدہ کا تصور ہے اس لیے اس کو پامال کرنا اور اس کی شکست و ریخت کے لیے امریکہ کے حکام کی شروع سے ہی یہ کوشش رہی ہے کہ پاکستان میں ایسی حکومتیں قائم کی جائیں جو کلیۃً اسلامی نظریات کی مخالف ہوں یا کم از کم زبانی جمع خرچ کے طور پر اسلام کا نام تو لیں لیکن اس کے نفاذ کی طرف کوئی قدم نہ اٹھائیں اس کی بجائے وہ اقدامات کریں جن سے نظریہ اسلام کو دھچکا لگے اور مغربی تہذیب اپنی تمام تر لعنتوں فحاشیوں عریانیوں اور نقائص کے ساتھ پاکستان میں رائج کر کے اس ملک کے عوام کے دلوں سے اسلامی حمیت اور شعائر اسلام کی حرمت نکال دے اس وقت پاکستانی ملت اہل مغرب کے لیے تر نوالہ رہے گی اور اپنی تہذیب و شعار سے محرومی کے بعد لازماً لادینیت اور مغربیت کی جھولی میں گر پڑے گی۔ انہی مقاصد کے تحت بے نظیر بھٹو کو پاکستانی حکومت کا سربراہ بنایا گیا اور سارے مغرب میں تعریف و توصیف کے ڈونگرے برسائے گئے کہ اسلام کا وہ بنیادی نظریہ جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ نظریہ ہے "کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جو اپنے امور مملکت کسی عورت کے سپرد کر دے" توڑ دیا اور امریکی حکام کے ماتحت بے نظیر بھٹو نے اپنے دور حکومت میں قرآن حکیم اسلامی حدود و قصاص و دیت کا علی الاعلان مذاق اڑایا اور اپنے وزراء اور کارکنوں کو باقاعدہ ہدایات جاری کیں کہ شریعت بل کی مخالفت کی جائے۔ امریکی حکام نے جمہوریت کے جو نعرے لگائے تھے ان کا اصل مقصد جمہوری نظام کی سرپرستی نہیں تھی بلکہ جمہوریت کے پردے میں بے نظیر بھٹو کو برسر اقتدار لانا تھا ورنہ خلیج کی کن ریاستوں میں جمہوریت قائم ہے؟ سعودیہ عرب میں کہاں جمہوریت ہے جس کی حفاظت کے لیے اڑھائی لاکھ امریکی افواج متعین ہیں؟ امریکی حکام نے جب یہ محسوس کرنا شروع کیا کہ جمہوریت کے راستے سے بے نظیر برسر اقتدار نہیں آسکتی تو تریپن سینیٹروں نے بُش کو خط لکھا کہ حکومتِ پاکستان کو

مجبور کیا جائے کہ بے نظیر کے سیاسی عمل میں رکاوٹ نہ پیدا کرے اور امریکی امداد کو بالفاظ دیگر بے نظیر کے اقتدار سے مشروط کر دیا جائے۔ نیز بیگم نصرت بھٹو نے امریکی کانگریس کے اراکین کو پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بارے میں ایسی بریفنگ کی ہے کہ فی الوقت صدر بُش پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے پُرامن ہونے کی تصدیق کرنے میں مشکلات کا شکار ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ امریکی امداد کے تعطل سے اقتصادی اور فوجی لحاظ سے پاکستان مشکلات سے دوچار ہو سکتا ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ صرف پاکستان ہی مشکلات سے دوچار نہیں ہوگا بلکہ خود امریکہ اور بعض یورپی ممالک (جو پاکستان کو امداد فراہم کرتے ہیں) بھی مشکلات سے دوچار ہوں گے کیونکہ امریکی امداد مفت کی امداد نہیں بلکہ امریکہ اس امداد کا بھاری سود لیتا ہے، اور بعض اوقات پاکستان کو امریکی مال کی دس گنا اور پندرہ گنا قیمت دینا پڑتی ہے اور امداد دیتے وقت ہی امریکہ سود کی رقم پہلے کاٹ لیتا ہے نیز اپنے ماہرین کی ایک فوج ظفر موج پاکستانی منصوبوں کی تکمیل کے لیے بھاری تنخواہوں اور بھتوں پر مسلط کر دی جاتی ہے۔ اس طرح قرضوں کی بھاری مقدار دوبارہ امریکہ کی جیب میں چلی جاتی ہے بقیہ رقم میں سے پاکستانی حکام اپنا کمیشن وصول کرتے ہیں اور امریکی حکام نیز تجارتی کمپنیاں کمیشن اور رشوت ستانی کی ہمت افزائی کرتی ہیں امداد کی بڑی رقومات وزراء اور افسرانِ بالا کے اللوں تللوں پر خرچ ہوتی ہیں اور ان کا بہت کم حصہ عوام کے لیے رہ جاتا ہے۔ لہٰذا اگر یہ کہا جائے کہ امریکی امداد پاکستان کے لیے تباہی در تباہی کا سبب ہے تو غلط نہیں ہوگا اور ایک انگریزی مثل کے مطابق امریکی امداد کی بندش پاکستان اور اہل پاکستان کے حق میں

A BLESSING IN DISGUISE

ہے۔ اس امداد کو بند ہو جانے دیجئے۔ اس میں شک نہیں کہ فی الحال ہمیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا بلکہ اگر امریکہ امداد دینے کی خواہش ظاہر کرے تو بھی موجودہ حکومت پاکستان سے ہماری درخواست ہے کہ امریکہ کو "الوداعی سلام" کہہ دے اور پاکستان کے غیور عوام کو چھوڑ دے کہ وہ ہاتھ پاؤں مار کر خود اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی کوشش کریں اس طرح ہم مزید قرضوں کے بوجھ سے بچ جائیں گے اور ملکی وسائل ملکی مفادات پر خرچ ہونگے انشاءاللہ العزیز

اللہ کی رحمت ان پر نازل ہوگی۔ ہم آزادانہ طور اپنی قومی روایت اور ملی شعور کے تحت اپنی مملکت کے مستقبل کی تشکیل کریں گے اور بیرونی مداخلت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے گا۔

جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ مین پاور اور ٹیکنالوجی کے اعتبار سے پاکستان تمام دوسرے اسلامی ممالک کے مقابلے میں برتری کا حامل ہے اگر ہم اپنے مین پاور کو استعمال کریں تو روزگار کے نئے نئے مواقع پیدا ہوں گے اور ٹیکنالوجی کی ترقی سے آپ دیکھیں گے کہ پاکستان کس تیزی سے خود کفیل ہو رہا ہے۔

بھارت نے ۱۹۶۵ء میں پاکستان کے ساتھ نتیجہ آزمائی کر کے اندازہ لگا لیا ہے کہ پاکستانی قوم خطرے کے وقت میں کس طرح سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند کھڑی ہو جاتی ہے اور پاکستانی افواج کا جذبۂ ایمانی کس طرح افواجِ کفر پر غالب آتا ہے خطرات کے بیچ میں زندگی گزارنا اور خطرات سے کھیلنا زندہ قوموں کی علامت ہے اور وقت آنے پر دشمنانِ پاکستان کو انشاءاللہ یہ معلوم ہو جائے گا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنے والی قوم وسائل کی کمی کے باوجود کتنی طاقتور ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ پاکستان کو ایٹمی ٹیکنالوجی کے سلسلے میں معذرت خواہانہ رویہ ترک کر دینا چاہیے اور چاہے گھاس بھی کھانی پڑے اپنی بقا استحکام اور شریعتِ اسلامیہ کی برتری کو برقرار رکھنے کے لیے ایٹم بم ضرور بنانا چاہیے ورنہ مغرب میں روس اور مشرق میں بیٹھا ہوا بھارت پاکستان کو پیس کر رکھ دے گا۔ (العیاذ باللہ)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ آزاد قوم کی طرح جینے کے واسطے ہمارے لیے ضروری ہے کہ امریکی امداد کو مسترد کر دیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی شریعت کو نافذ کرنے کے بعد اس کی رحمت کا انتظار کریں۔ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ

تری خاک میں ہے اگر شرر تو خیالِ فقر و غنا نہ کر
کہ جہاں میں نانِ شعیر پر ہے مدارِ قوتِ حیدری

محمد اسلم ... (دستخط)

فتاویٰ عالمگیری

اور

اسکے مُصنّفین

تالیف

مولانا مجیب اللہ ندوی

اسلامی ہندوستان میں فقہ اسلامی کی ترقی اور اصولِ فقہ کی تاریخ پر ایک اہم دستاویز ہندوستان میں تیار ہونیوالی عالم اسلام کی ایک اہم فقہی کتاب فتاوٰی عالمگیری کی مستند تاریخ اور اسکے مؤلفین کے قابلِ اعتناء احوال۔ قیمت: ۳۶ روپے

اسلام میں پولیس

اور احتساب کا نظام

تحریر: ساجدالرحمٰن صدیقی کاندھلوی — قیمت: ۵ام روپے

• اسلامی نقطہ نظر سے پولیس کے فرائض • پولیس اور محکمہ احتساب کا تعلق • محتسب کا دائرہ کار • احتساب کی ضرورت واہمیت • احتساب کا طریق کار • اسلامی احتساب کے ایک اہم رکن۔ نہی عن المنکر پر ایک مبسوط اور عالمانہ گفتگو • کلا، قانوندان اور اسلامی معاشرہ کے تمام افراد کیلئے یکساں مفید کتاب۔

پتہ: مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری نسبت روڈ لاہور